بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود

فون نمبر ۴۹ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۲ ہجرت ۱۳۴۵ھش ۳۰ محرم ۱۳۸۶ھ ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۱۸

اخبار احمدیہ

— ● ربوہ ۲۱ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— ● ربوہ ۲۱ مئی ۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل ایک نہایت ہی ایمان افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک صدی قبل کی ایک نہایت اہم بالشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے سلسلہ میں اس کے پہلے ایمان افروز ظہور پر مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کا ذکر کرنے اور اس کے بعض نہایت لطیف پہلوؤں کو واضح کرنے کے بعد بتایا کہ گیمبیا کے قائم مقام گورنر جنرل بالقا نے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت مخلص احمدی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کا ایک ٹکڑا بطور تبرک مانگا ہے۔ حضور نے فرمایا اس پیشگوئی کی یہ پہلی جھلک ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ نے ہمارے ایمانوں کو تازہ کیا ہے۔ ورنہ خدائی وعدہ کے بموجب یہ پیشگوئی آئندہ بڑی عظمت و شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی جائے گی۔ یہ پہلی جھلک جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں محض اپنے فضل سے دکھائی ہے اس امر کی آئینہ دار ہے کہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ اب قریب آگیا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم جذبات تشکر سے لبریز ہو کر اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کریں اور اس کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سعادتِ عظمیٰ کے حصول کیلئے اللہ تعالےٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے

اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے

سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا میرا جینا میری نماز میری قربانیاں اللہ ہی کیلئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے۔ نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کنتُ نبیًا وآدم بین الماء والطین اگرچہ آپ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالےٰ کے لئے ہے دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶ و صفحہ ۱۸۷)

ہمارے پیارے امام کی دلی تڑپ

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطیہ کی رقوم جلد ادا کی جائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام دراصل خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے ایک احسن تدبیر ہے اور جماعت احمدیہ کے بنیادی مقصد احیاءِ اسلام اور غلبۂ اسلام کی تکمیل کے لئے ایک مؤثر تجویز۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فاؤنڈیشن کے مقاصد اور افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے مخلصین جماعت سے ان مبارک مقصد کے لئے اس فنڈ میں بشاشت قلب کے ساتھ اور محض رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کرتے ہوئے یکم جولائی تک وعدہ کی ایک تہائی رقم کے ادا کر دینے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے۔

"مجھے اس بات کی بڑی تڑپ ہے کہ دوست جہاں تک ممکن ہو سکے یکم جولائی سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ایک تہائی رقم ادا کر دیں۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء

مذہب اور عقلیت

(۳)

مرارجی ڈیسائی سابق وزیر اعظم پونہ نے ۱۹۵۵ء میں دینی تعلیمی کانفرنس کو جو پیام دیا تھا اور جو صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت ۱۳/۵/۶۶ میں ایک نوٹ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے حسب ذیل ہے:۔

"اگر معقول طور پر سمجھا جائے اور ایمانداری سے پیروی کی جائے تو ایک حقیقی مذہب صحیح اور مؤثر طریقہ پر کسی قوم کے لئے باعث تقویت ہو سکتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ بسا اوقات مفاد پرست افراد اپنے ذاتی مقاصد اور خود غرضی کی بناء پر مذہب کا نامناسب استعمال کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مذہب کے اصول نام ہو کر پھلا دیئے جاتے ہیں اور صرف رسم و رواج اور روایات پر زور دیا جاتا ہے۔ ہند میں متعدد مذہبوں کے پیرو آباد ہیں۔ یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ حکومت کا فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی رکھے کہ ہر بچہ اور بچی کو مذہب کی تعلیم حاصل ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان میں دوسرے مذہبوں کے احترام کا جذبہ بھر دیا جائے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہی سکولرازم کی جان ہے۔ سیکولرزم کا مطلب لامذہبیت نہیں۔ بلکہ یہ وہ نظریہ ہے جو ہر مذہب کے احترام کی تعلیم دیتا ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۳ مئی ۱۹۶۶ء)

اس بیان میں جو کہا گیا ہے وہ پوری سچائی تو نہیں لیکن ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف مذہبی عقائد موجود ہوں۔ یہ اصول ابتداءً نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اس اصول کو اہل کتاب کو خطاب کر کے پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہودیوں کو چاہیئے کہ وہ تورات پر عمل پیرا ہوں اور عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ انجیل کی پیروی کریں۔ پھر قرآن کریم میں اہل کتاب ہی سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ آؤ ان باتوں میں جو مسلمانوں اور اہل کتاب میں یکساں ہیں اتحاد عمل کر لیں۔ قرآن کریم نے یہی نہیں بلکہ واضح طور پر فرمایا ہے کہ

ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہدایت کے لئے نہ آیا ہو۔ قرآن کریم کی اسی سچائی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اپنی سب سے آخری تصنیف "پیغام صلح" میں واضح کیا ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا ہے کہ تمام متداول مذاہب اپنی اصل اور ابتدا کے لحاظ سے نہ صرف حق پر مبنی ہیں۔ بلکہ ایک ہی دین کے نمائندہ ہیں اور ہر مذہب کے پیشوا صحیح دین ہی کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

آج اگر دنیا اسلام کی اس تعلیم کو اختیار کر لے تو جہاں تک مذہبی مناقشات کا تعلق ہے سب کے سب یکدم ختم ہو سکتے ہیں۔ اسلام جو اصول پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام ادیان اپنی اصل کے لحاظ سے ایک ہی دین ہے۔ مگر مختلف مذاہب کے عقلمندوں نے دین میں بعض غیر دینی باتیں ملا کر انہیں ایک دوسرے سے مختلف صورت دے دی ہے۔ اور انسان اپنی ضد اور تعصب کی وجہ سے حقیقی دین کی تلاش کی بجائے ان رسومات اور رواجات اور روایات سے چمٹا چلا جاتا ہے جو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ سچے دین میں عقلمندوں نے داخل کر دی ہیں۔ ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب کی بات تو یہی کہتے ہیں۔ مگر اس کا بار تمام تو مذہب پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر کبھی ہم اپنے خیالات پر ایک تنقیدانہ نظر ڈالیں۔ تو ایسی باتوں کی تعداد دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ جنہیں ہم بلا حجت آنکھیں بند کئے مانتے چلے آتے ہیں۔ جن کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی صحیح دلیل یا ثبوت نہیں۔ زیادہ تر ہمارے خیالات اور اعتقادات دوسروں کی ایما سے بنتے ہیں۔ جنہیں ہم اپنی ذہنیت کا جزو بنا لیتے ہیں۔ کسی نے کسی جگہ کسی وقت کسی بات کا اظہار کیا۔ اور ہم نے اسے اعتقاداً مان لیا عام طور پر دوسروں کے خیالات کا اثر بچپن میں ہوتا ہے۔ جبکہ سوچنے سمجھنے کی قوت کمزور ہوتی ہے۔ بعد میں ہم ان خیالات سے اتنے مانوس ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کی سچائی میں شبہ بھی محال ہوتا ہے۔ ہمیں ان کی صداقت عیاں نظر آتی ہے۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس میں شبہ کرنا بھی بے ہودہ پن میں شامل ہوگا۔

لیکن اگر کسی کٹر سے کٹر مسلمان اور ایک پکے سے پکے ہندو کو جبکہ وہ دودھ پیتے بچے تھے بدل کر مسلمان کو ہندو گھرانے میں رکھ جاتا۔ اور ہندو کو خالص اسلامی ماحول میں پلنے دیا جاتا تو اس میں قطعی شبہ نہیں کہ آج ان کے خیالات اور اعتقادات یہ نہ ہوتے جو اب ہیں۔ اور اس حالت میں بھی ہر ایک اپنے خیالات کی صداقت میں اتنا ہی یقین رکھتا جتنا کہ وہ آج مخالفت میں رکھتا ہے۔ یہی چیز مذہبی اعتقادات کے علاوہ دوسری باتوں میں بھی صحیح ہے۔ اگر ہم ایسے سماج یا فرقہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں دختر کشی یا آدم خوری رائج تو ہمیں بھی اس ماحول میں پرورش پانے سے وہ باتیں قدرتی جائز نظر آتیں۔ اگر ہماری پرورش شہر کے جرائم پیشہ طبقہ میں ہوتی تو ہمارا اخلاقی معیار یہ نہ ہوتا جو اب ہے۔ اسی طرح کسی انگریز بچے کو جرمن گھر میں رکھا جائے۔ اور اسے اس کا علم نہ ہونے دیا جائے کہ اس کے والدین انگریز تھے۔ تو بالغ ہونے پر بھی اس کے جذبات اور احساسات جرمن قوم اور ملک سے وابستہ رہیں گے۔ جرمنوں کی طرح اسے بھی تمام انگریز غیر قوم اور دشمن نظر آئیں گے۔ ہمارے اعتقادات اور خیالات ہمارے بعض نہایت گہرے اور بنیادی عقیدے اس ماحول کے اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جن میں ہم نے پرورش پائی ہے۔ اس لئے ایمان کو عقل کا بدل تصور کرنا غلطی ہے۔"

(نگار پاکستان، مارچ اپریل ۶۶ء)

یہاں "دوسری باتوں میں بھی صحیح ہے" کہہ کر اور اس کی تشریح کر کے ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب نے معاملہ صاف کر دیا ہے۔ اور وہ خود مذہب کے متعلق جس مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ خود ہی اس کے خلاف شہادت پیش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں تسلیم کر لیا ہے کہ قصور مذہب کا نہیں بلکہ انسانی کمزوری کا ہے۔ جو سوچ سمجھ کر نہیں بلکہ محض ماحول کے زیر اثر اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اسلام اسی چیز کو مٹانا چاہتا ہے۔ وہ یہی کہتا ہے۔ کہ محض آبائی عقائد پر جمے رہنا بڑا خطرناک ہے۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے آبائی رسوم و رواج میں آسودہ ہوتے ہیں۔ وہ ان کی پابندی کو ہی صحیح بات سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ انبیاء علیہم السلام کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے اور کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص ہمارے دین کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس دین ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو محض قدیم رسومات اور رواجات کی عبادت کرتے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے کرتے ہیں۔ نبی اللہ آ کر انہیں بیدار کرتا ہے اور انہیں صحیح دین کی طرف بلاتا ہے۔ مگر وہ اس کو بے دینی سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ مغالطہ نام ہندوستانی سوسائٹی دیکھ کر لگتا ہے۔ اگر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے آبائی رسومات و رواجات سے چمٹے رہتے ہیں۔ اور ان میں باہم تضاد کی وجہ سے جھگڑا ہوتا ہے۔ تو اس میں مذہب کا کیا قصور ہے۔ صحیح مذہب تو انہیں قدیم آبائی رسومات و رواجات سے آزادی دلانا چاہتا ہے۔ اور اسی لئے قرآن مجید یہودیوں سے کہتا ہے کہ تورات پر عمل کرو اور عیسائیوں سے کہتا ہے کہ انجیل کی پیروی کرو۔ کیونکہ اگر وہ اپنے اپنے صحیح مذہب پر عامل ہو جائیں۔ تو ان میں وہ اختلاف اور وہ تضاد جو رسومات و رواجات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ ختم ہو جائے گا اور جب یہ ختم ہو جائیگا تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو دین پیش کرتے ہیں۔ وہ ان کے دین سے الگ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو وہی دین ہے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے اسرائیلی انبیاء علیہم السلام پیش کرتے رہے ہیں اور جو سیدنا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔

مذہب شروع سے بنیادی طور پر ایک ہی ہے۔ البتہ انسان کے عقلی ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس میں وسعت ہوتی رہی ہے۔ جو آخر کار اسلام پر منتج ہوئی ہے۔ اسلام اس وقت آیا۔ جب انسانی ذہن بنیادی طور پر اپنے پورے ارتقاء کو پہنچ چکا تھا۔ اس لئے اسکو مکمل صورت میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خاتم النبیین بنا کر نازل کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے عمل سے اس کے قابل عمل اور احسن عمل پیرا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

الوہیتِ مسیح کی تردید

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن)

مؤرخہ ۱۵ اپریل کو مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت جو علمی مجلس منعقد ہوئی تھی اس میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن (حال ناظر زراعت) نے مندرجہ ذیل مضمون پڑھا:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں عیسائیوں کے عقیدہ الوہیتِ مسیح کا بڑے لطیف اور نہایت موثر انداز میں رد فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہم نہایت نرمی اور ادب سے حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں سوال کرتے ہیں کہ اس بے چارہ ضعیف انسان کو خدا ٹھہرا کر آپ کو روحانیت میں کون سی ترقی ہوئی ہے۔ اگر وہ ترقی ثابت کرو تو ہم لینے کو تیار ہیں ورنہ اے بدبخت مخلوق پرست لوگو! آؤ ہماری ترقیات دیکھو اور مسلمان ہو جاؤ۔" (صفحہ ۲۵)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی یہ دلیل تمام مسیحیوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ عیسائیوں اور پھر بالخصوص ان کے پادریوں اور منادوں کا روحانیت سے سراسر خالی ہونا اور زندہ خدا اور اس کی توحید و تمجید پر ایمان لانے اور اس کے ساتھ پختہ تعلق کے نتیجے میں جو برکات اور ثمرات اور نشانات حاصل ہوتے ہیں اُن سے کلیۃً محروم ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عیسائیوں اور ان کے پادریوں نے جس شخص کو خدا بنایا ہوا ہے وہ درحقیقت خدا نہیں ہے بلکہ ایک ضعیف اور کمزور ہستی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایک قادر اور قیوم خدا کے ساتھ سچے اور گہرے تعلق کے جو نتائج ظاہر ہونے چاہئیں اُن کا مشاہدہ اُن کی زندگیوں میں ہم نہیں کر پاتے۔ حضورؑ نے اس بارہ میں بڑی تحدی سے فرمایا ہے:۔

"میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ روحانیت کی رُو سے عیسائیوں کی نہایت گندی زندگی ہے اور وہ پاک خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اُن کی اقتصادی حالتوں سے ایسا متنفر ہے جیسا کہ ہم نہایت گندے اور سڑے ہوئے مردار سے متنفر ہوتے ہیں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں اور اگر اس قول میں میرے ساتھ خدا نہیں ہے تو نرمی اور آہستگی سے میرے ساتھ فیصلہ کر لیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ہرگز وہ پاک زندگی عیسائیوں میں موجود نہیں ہے جو آسمان سے اُترتی اور دلوں کو روشن کرتی ہے۔" (صفحہ ۲۰)

اس کے مقابل پر حضورؑ نے اسلام کے پیش کردہ تصورِ توحید کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق اور اپنی ترقیات کو بطور دلیل اور گواہی کے نہیں بلکہ ایک عظیم الشان چیلنج کی حیثیت سے پیش فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"کیا یہ انصاف کی بات نہیں کہ جو شخص اپنی پاک زندگی اور پاک معرفت اور پاک محبت پر آسمانی شہادت رکھتا ہے۔ وہی سچا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں محض قصے اور کہانیاں ہیں وہ بدبخت جھوٹا اور نجاست خوار ہے۔" (صفحہ ۲۶)

گویا جو لوگ مسیح کو الٰہ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتے ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی ہرگز پیدا نہیں ہو رہی اور ان کا ایمان محض سابقہ قصوں اور کہانیوں تک محدود ہے اور وہ آنے والی نسلوں کے لئے اس پاک زندگی کی کوئی زندہ مثال پیش نہیں کر سکتے۔

اس کے مقابل پر اسلام کے ماننے والوں اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھنے والوں کی پاکیزہ زندگی اور پاک معرفت اور پاک محبت پر خدائی تائیدات اور خدائی نشانات موجود ہیں اور ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایسا ہونا بالکل طبعی اور فطرتی امر ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب آفتاب کی طرف کھڑکی کھولی جائے تو آفتاب کی شعاعیں ضرور کھڑکی کے اندر آ جاتی ہیں۔ ایسا ہی انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف بالکل سیدھا ہو جائے اور اس میں اور خدا تعالیٰ میں کچھ حجاب نہ رہے تب فی الفور ایک نورانی شعلہ اس پر نازل ہوتا ہے اور اس کو منور کر دیتا ہے اور اس کی تمام اندرونی غلاظت دھو دیتا ہے تب وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے اور ایک بھاری تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو پاک زندگی حاصل ہوئی۔ اس پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دُنیا ہے۔" (صفحہ ۲۲)

پس اگر مسیح درحقیقت الٰہ ہے تو ان کے ماننے والوں کے اندر بھی یہ پاک اور عظیم الشان تبدیلی اپنے تمام تر نیک اثرات کے ساتھ اسی دنیا میں ظاہر ہونی چاہیئے تھی جو بہرحال نہیں ہے۔ لہٰذا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ مسیح کی الوہیت کا تصور بالکل باطل ہے۔ ہاں اس کے مقابل پر اسلام کا خدا اپنی توحید کے ماننے والوں کو ہر روز اپنے نشانات اور تائیدات سے نواز کر اپنے برحق وجود کی جلوہ نمائی فرماتا رہتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس عظیم الشان اسلامی تعلیم اور تصورِ توحید کے نتیجہ میں انسان اپنے مبدأ و فیض خدا سے اس کے افضال اور انعامات حاصل کرنے میں عیسائیوں کے خود ساختہ الٰہ کی مانند ہو سکتا ہے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یسوع ناصری نے اپنا قدم قرآن کی تعلیم کے موافق رکھا اس لئے اس نے خدا سے انعام پایا۔ ایسا ہی جو شخص اس پاک تعلیم کو اپنا رہبر بنائے گا وہ بھی یسوع کی مانند ہو جائے گا۔ یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کے لئے طیار ہے اور لاکھوں کو بنا چکی ہے۔" (صفحہ ۲۵)

سچی اور حقیقی توحید یہ ہے کہ انسان خدا کی ہستی کو مان کر اور اسکی وحدانیت کو قبول کر کے اس کامل اور محسن خدا کی اطاعت اور رضاء جوئی میں مشغول ہو جائے اور اسکی محبت میں کھویا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو خواہ انسان خواہ روح ہو یا چاند یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو پاک اور منزہ سمجھے اور اسکے مقابل پر کسی کو قادر تجویز نہ کرے، کسی کو رازق نہ مانے اور کسی کو معز یا مذل خیال نہ کرے۔ پھر اپنی محبت بھی اسی سے خاص کرے۔ اور اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھے اور پھر ہر آن اس آسمانی رزق سے مشرف ہوتا رہے جو اس ایمان کے نتیجہ میں مومنوں کے لئے خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے ہمیشہ ہمیش کے لئے مقدر اور مقرر ہے۔

پس الوہیتِ مسیح کا عقیدہ رکھنے والوں کا آسمانی رزق مثلاً خوارق عادت نشانات۔ قبولیتِ دعا اور کشوف و الہامات سے محروم ہونا اور ان کے مقابل پر مسیح کو الوہیت کے تخت سے اُتار کر محض ایک بندہ اور رسول ماننے والوں کا خدائے ذوالجلال والاکرام کے پاک اور زندگی بخش کلام سے مشرف ہونا اور ان کے ہاتھوں پر معجزات کا ظہور اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کے اثرات اس امر کی بڑی واضح دلیل ہے کہ درحقیقت مسیح ہرگز خدا نہ تھے اور ان کی الوہیت پر ایمان رکھنے والے سراسر غلطی پر ہیں۔

ظہور احمد باجوہ
ناظر زراعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی وفات پر

اخبار "صدقِ جدید" کا نوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ لائل پور)

مؤقر اخبار صدق جدید لکھنؤ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات پر جو نوٹ لکھا ہے اس کی بعض تاریخوں کو چھوڑ کر اس میں نہایت بصیرت افروز حقائق سپرد قلم ہوئے ہیں۔ اس بارے میں تین تاریخیں یاد رکھنے کے قابل ہیں:۔

اوّل:۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کی پیش گوئی کی گئی اور اس میں آنے والے مصلح کی سیرت و صورت اس کی زندگی کا مقصد۔ لمبی عمر پانا۔ اسلام کی عالمگیر تبلیغ کرنا۔ سب امور درج تھے۔

دوم:۔ اس پیشگوئی کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مصلح موعود کی ولادت ہوئی۔

سوم:۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعودؑ کا وصال ہوا اور اس وقت مصلح موعودؓ کی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے جسدِ مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا کہ آپ خواہ اکیلے ہی ہوں اپنی تمام زندگی مسیح موعودؑ کے مقاصد کی تکمیل یعنی دینِ اسلام کی اشاعت میں صرف کریں گے۔

دراصل یہ عہد بھی اعادہ تھا ان مقاصد کا جو پیشگوئی مصلح موعود میں مقرر و مقدر ہو چکے تھے۔ اور یہ عہد اس اولوالعزمی کو ظاہر کرتا تھا جس کے برگ و بار دنیا میں ظاہر ہونے تھے۔ چنانچہ آپ کی تمام زندگی اور باون سالہ عہدِ خلافت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے مطابق اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء والے عہد کی تعمیل و تکمیل میں گزرا ؎

خود کنی و خود کشائی کار را
خود دہی رونق تو ایں بازار را

اب ہم پیشگوئی کے الفاظ و مفہوم کا موازنہ صدق جدید کے الفاظ و مفہوم سے کرنا چاہتے ہیں:۔

پیشگوئی کے الفاظ

"ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا" "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔" "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

"وہ اولوالعزم اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

(مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

صدقِ جدید کے الفاظ

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

ظاہر ہے کہ "صدقِ جدید" کا مضمون نگار احمدی نہیں ہے۔ لیکن جب اس نے حضورؓ کے کاموں پر نظر ڈالی اور ان کا جائزہ لیا تو اسے روزِ روشن کی طرح یہ ثابت ہوا کہ وفات پانے والا اپنی تمام عمر میں اولوالعزمی اور سرگرمی سے قرآن اور علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں مصروف رہا۔ اور اس نے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی کی اس کا ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ بھی یہی تھے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ "زمین کے کناروں تک وہ شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اور وہ اولوالعزم ہوگا۔"

جو شخص بھی پیشگوئی کے الفاظ اور مفہوم کو دیکھے گا۔ اور "صدق جدید" کے الفاظ اور مفہوم پر نظر ڈالے گا انصاف کی نظر سے اسے ماننا پڑے گا کہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی وہ پیشگوئی جو ایسے وقت میں کی گئی تھی جبکہ کوئی چیز بھی موجود نہ تھی۔ اور پیشگوئی کی غرض یہ تھی:۔

"تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

غرضیکہ "صدقِ جدید" کا نوٹ ہر لحاظ سے بصیرت افروز ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ۔

خاکسار
محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ
لائل پور

چندہ تحریکِ جدید میں

اطفال الاحمدیہ کیلئے ایک رعائت

قبل ازیں تحریک جدید کا چندہ کم از کم دس روپیہ فی کس کے حساب سے طلب کیا جاتا رہا ہے لیکن اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اطفال کے لئے یہ رعایت منظور فرما دی ہے کہ وہ کم از کم پانچ روپے چندہ دے کر بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جماعت کا یہ ہراول دستہ اپنے اندر قوتِ عمل پیدا کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کو فرض سمجھے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس رعایت سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی کوشش کرے۔

(وکیل المال اوّل)

درخواستِ دُعا

۱۔ مجھے ایک مقدمہ درپیش ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب اس پریشانی سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ لعل محمد
مسلم جنرل سٹور۔ صدر بازار۔ اوکاڑہ

۲۔ میری بھاوجہ صاحبہ منیرہ مشتاق چند دنوں سے سخت علیل ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسارہ فوزیہ میر وزیر آباد)

۳۔ عاجز پر ایک کیس بنایا گیا ہے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ باعزت بری فرمائے۔
(خاکسار مرزا محمد سرور بلاک ۱۱ چیچہ وطنی روڈ ضلع منٹگمری)

۴۔ میں چند مشکلات میں مبتلا ہوں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔
(خاکسار ایم۔ ایس خالد۔ مغلپورہ۔ لاہور)

اصلاح نفس

غیبت سے بچنے کے ذرائع

مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

غیبت کیا ہے

حدیث شریف میں غیبت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل تدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ أعلم قال ذکرک أخاک بما یکرھہ قال ارأیت ان کان فی أخی ما أقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بھتہ

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کا اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہ غیبت ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب واقعہ میں موجود ہو جس کا ذکر کروں تو کیا یہ بھی غیبت ہوگی۔ آپ نے فرمایا غیبت یہی تو ہے کہ تم اپنے بھائی کے ایسے عیب کا ذکر کرو جو اس میں واقعہ میں موجود ہو۔ ہاں اگر تم ایسے عیب کا ذکر کرو گے جو اس میں واقعہ میں موجود نہ ہو تو یہ اسکے خلاف بہتان ہے

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ غیبت یہ ہے کہ تم ایسی بات کہو جو اس شخص میں موجود ہو اور بہتان یہ ہے کہ ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو۔ اور افک یہ ہے کہ کسی کے متعلق جو سنو بغیر تحقیق کے آگے بیان کر دو۔

اس کی عملی مثالیں بھی حدیث شریف میں بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً:۔

۱۔ جب ماعز کو زنا کے الزام میں رجم کیا گیا (ماعز وہ تھے جنہوں نے آنحضرت صلعم کے پاس خود آکر زنا کا اقرار کیا تھا۔ اور درخواست کی تھی کہ مجھے اس جرم کی سزا دے کر پاک کیا جائے چنانچہ ان کو رجم کیا گیا تھا) تو ایک شخص نے آنحضرت صلعم کی موجودگی میں ہی دوسرے شخص کے ساتھ اس کا مذاق بیانگ میں ذکر کیا آنحضرت صلعم کہیں جا رہے تھے۔ وہ دونوں شخص بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے ان دونوں کی گفتگو کو سنا لیکن خاموش رہے۔ آگے جا کر دیکھا کہ کوئی جانور مرا پڑا ہے آپ نے ان دونوں کو کہا کہ اس مردار کے گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اپنے بھائی کے خلاف جو غیبت کی ہے وہ اس سے بھی زیادہ بھیانک ہے

۲۔ حضرت حذیفہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کے سامنے کسی عورت کا ذکر اس رنگ میں کیا کہ وہ چھوٹے قد کی ہے اور ساتھ ہاتھ سے اشارہ بھی کیا یعنی وہ جو اتنی سی ہے آپؐ نے اسے ناپسند فرمایا اور فرمایا یہ بھی غیبت ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ اسکے بعد عورتوں کو اس قسم کے ذکر سے منع فرماتی تھیں۔

۳۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ آپ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونو قبر کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اور یہ عذاب کسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک تو غیبت کیا کرتا تھا۔ اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی منگائی اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا۔ اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں جب یہ ٹہنیاں خشک ہو جائینگی اس وقت ان کا عذاب ختم ہو جائے گا کیونکہ آپ نے بھی ان کے لئے دعا کر دی تھی اور ان ٹہنیوں کی علامت سے دوسرے صحابہ کو بھی ان کے لئے دعا کی تحریک ہو گئی تھی اس وجہ سے آپ کو ان دعاؤں کی قبولیت کی امید تھی)

لطیف تشریح

غیبت کی مندرجہ بالا تشریح اور اس کے عواقب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ غیبت اس دل آزاری کو کہتے ہیں جو خلاف واقعہ ہو بلکہ غیبت اس عیب جوئی کو کہتے ہیں جو گو واقعہ کے تو مطابق ہو لیکن اس سے ایک مسلمان بھائی کی دل آزاری ہوتی ہو۔ اس مسئلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک لطیف تشریح اپنی کتاب عرفان الٰہی میں بیان فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی کی برائی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب انہیں سمجھایا جائے کہ کیوں غیبت کرتے ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جھوٹ کہتے ہیں؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جانتے ہی نہیں کہ غیبت کیا ہوتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کے متعلق کوئی خلاف واقعہ بات بیان کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے۔ حالانکہ خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے اور غیبت سچی بات پس پشت بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اب ایک ایسا شخص جو غیبت کی یہ تعریف سمجھتا ہے کہ پیٹھ پیچھے خلاف واقعہ بات بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ وہ جب یہ پڑھے گا کہ غیبت نہ کرو۔ تو سمجھے گا کہ میں تو نہیں کرتا۔ لیکن اگر غیبت کی صحیح تعریف اپنے دل میں لائے گا۔ اور جھوٹ سے اس کا مقابلہ کرے گا۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں غیبت کا مرتکب ہوتا ہوں بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم یہ بات تو اس کے منہ پر بھی کہنے کے لئے تیار ہیں۔ گویا وہ غیبت کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ کہ جو بات منہ پر نہ بیان ہو سکے وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ جو شخص کسی بھائی کے عیب اسکے پیچھے بیان کرتا ہے اور پھر اس کے سامنے بیان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے وہ دو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اول غیبت کا دوم دل آزاری کا۔ کسی کا وہ عیب جو خدا نے چھپایا ہو۔ اس کا ظاہر کرنا گناہ ہے اور رسول کریم نے فرمایا ہے کہ خدا اس کا عیب چھپاتا ہے جو دوسرے کا چھپاتا ہے لیکن اکثر لوگ غیبت کی تعریف نہ جاننے کی وجہ سے اسکے مرتکب ہوتے ہیں"

ایک ضروری امر

دنیا میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہر شخص دوسرے کو نصیحت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے لیکن اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ حالانکہ جو نقائص وہ دوسروں میں تلاش کر رہا ہے اور ان نقائص کی اصلاح کے لئے وہ ان کو مشورے دے رہا ہے سب سے پہلے اس کی اپنی ذات اس اصلاح کی محتاج ہے۔ ماہرین اخلاقیات نے اس کیفیت کو "اخلاق کے دوہرے معیار" سے موسوم کیا ہے یعنی دوسروں کے لئے اخلاق کا اور معیار مقرر کرنا لیکن اپنے لئے اس میں لچک پیدا کر کے استثنائی پہلو تلاش کر لینا۔ گویا ہم اعلیٰ انسانی صفات اور بلند اخلاقی قدروں کا ذکر کرتے ہیں تو اس وقت ہمارے سامنے اپنی ذات اور اپنا عمل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تمام خوبیاں ہم دوسروں میں دیکھنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے غیبت کو ایک خطرناک مرض قرار دیا ہے اس سے بچنا ہر مسلمان اور ہر احمدی کا فرض ہے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنے کردار میں بے احتیاط ہو جائیں۔ اور یہ سمجھ بیٹھیں کہ چونکہ اسلام کے اس حکم کے ماتحت ہم پر حرف گیری منع ہے۔ اسلئے اب ہمیں کھلی چھٹی ہے کہ ہم جو چاہیں کریں بلکہ ہم پر دوہرا فرض عائد ہوتا ہے یعنی جہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم کسی کی غیبت نہ کریں وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم خود بھی کوئی ایسا ناگوار فعل نہ کریں جس سے دوسروں کو غیبت کرنے کا موقعہ ملے۔ کیونکہ غیبت کرنے والا تو ایک گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن غیبت کرنے کا موقعہ دینے والا شخص دوہرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک گناہ تو وہ خود کرتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے کو غیبت کا موقعہ ملتا ہے اور دوسرا گناہ اس نے یہ کیا کہ دوسرے شخص کو گنہگار بنایا۔ آنحضرت صلعم نے ایسے شخص کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسرے شخص کی اچھے کام میں رہنمائی کرتا ہے تو اس شخص کو اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جتنا اس شخص کو ملے گا جو اچھا کام کرتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو دوسرے شخص کے لئے گناہ کا راستہ اختیار کرنے کا موجب بنتا ہے تو اسے بھی اتنی ہی سزا ملیگی جتنی اس شخص کو ملے گی جو اس برے فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت وہ شخص جو دوسرے شخص کو اپنی بدعملی کی وجہ سے غیبت کا موقعہ دیتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ اپنی بدعملی کی سزا پائے گا۔ بلکہ غیبت کرنے والے شخص کی سزا کا بھی حصہ دار ہوگا

پس ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ ہم کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی غیبت نہ کریں۔۔۔

۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان اطفال کیلئے ضروری ہدایات

مربی صاحبان مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں

۱۔ یہ امتحان ، ہو سکتا ہے زیادہ ہو گا۔ مناسب وقت کا فیصلہ مربی صاحبان خود کریں تو وہ وقت سے پہلے پرچے ہرگز نہ کھولے جائیں گے

۲۔ ہر امیدوار نے پرچہ خود حل کرنا ہو گا۔ پرچہ حل کرتے ہوئے کسی کتاب وغیرہ سے مدد لینا منع ہے۔

۳۔ ہر طفل ایک وقت میں ایک ہی امتحان میں شامل ہو سکتا ہے۔ استثنائی حالات میں مربی صاحب کسی طفل کو اس کی قابلیت کی بنا پر بیک وقت دو امتحانات دینے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ لیکن مرکز کو اس کی اطلاع ضرور کریں۔

۴۔ اگر امتحانی پرچوں کی تعداد کم ہو جائے تو باقی امیدواران کو پرچہ لکھوا دیا جائے تاکہ کوئی طفل امتحان سے محروم نہ رہ جائے۔

۵۔ ہر جوابی پرچہ پر مربی یا امتحان کے مقامی نگران صاحب کے تصدیقی دستخط ہونے ضروری ہیں۔ بغیر دستخط والا پرچہ مسترد کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ جوابی پرچہ جات جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔

۷۔ مندرجہ ذیل ہدایات امتحان شروع ہونے سے پہلے امیدواران کو پڑھ کر سنا دی جائیں۔

۸۔ سوالات کے پرچے امیدواران اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ جوابات علیحدہ کاغذ پر نمبروار تحریر کریں۔

۹۔ جوابی پرچہ پر ہر طفل اپنا رولنمبر نام۔ عمر۔ ولدیت اور پتہ خوشخط لکھے

۱۰۔ جوابی پرچہ صاف صاف لکھنے کی کوشش کریں۔ اور مناسب حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

۱۱۔ امتحانی پرچوں میں بعض سوالات ایسے ہیں جن میں اطفال نے صرف خانہ پُری کرنی ہے۔ جوابی پرچہ میں ایسے سوالات کا نمبر درج کر کے صرف مطلوبہ لفظ یا جملہ لکھنا کافی ہو گا۔ پورا فقرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(ناظم امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بہشتی مقبرہ کو ایک انسپکٹر وصایا کی فوری ضرورت ہے۔ جس کا کام بامداد خاص عہدیداران صدر آمد موصی اصحاب کی سالانہ آمدنیوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے کے لئے تحریک کرنے کے علاوہ نظارت بہشتی مقبرہ متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدواروں کے لئے حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس ہو۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر بیس سے تیس سال تک ہونی چاہیئے۔ صحت اچھی اور سفر کے قابل ہو۔ ابتدائی تنخواہ ۹۰ روپے ماہوار ہو گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہو گا۔ بخش کام کی صورت میں ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ملے گا۔

خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۶۶ء تک تقرر ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر دیوان)

درخواست دعا

خاکسار کی بھوپچی صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے شفا عطا فرمائے۔

(محمد صفدر کارکن۔ ربوہ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۷)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک جو یورپین ملک میں تبلیغ و اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بہنوں کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۴۵۔ محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب لاہور دہلی گیٹ لاہور — انگوٹھی طلائی ایک عدد، بندے طلائی دو عدد

۴۶۔ محترمہ امۃ اللہ مقبول اختر صاحبہ اہلیہ محمد ظہیر الدین احمد صاحب شاہدرہ لاہور — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۴۷۔ محترمہ سعیدہ رفیعہ جبیں بخاری صاحبہ بیگم سید ارشاد احمد صاحب بخاری اسلامیہ پارک لاہور — لاکٹ طلائی ایک عدد

۴۸۔ محترمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب گھروبیاں ضلع سیالکوٹ — بندی طلائی ایک عدد

۴۹۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ سردار خان صاحب چک نمبر ۲۹۰ ضلع مظفر گڑھ — ڈنڈیاں طلائی دو عدد

۵۰۔ محترمہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۳ ضلع منٹگمری — انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان بروئے قائدین اضلاع

یہ امر افسوسناک ہے کہ باوجود اسکے کہ مجالس اچھا کام کر رہی ہیں۔ مرکز میں رپورٹیں بھجوانے میں بہت سست ہیں۔ جس کے نتیجہ میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوتی۔ اسلئے قائدین اضلاع اس امر کی طرف خاص توجہ دیں۔ قائدین اضلاع کی طرف سے جس مجلس کا دورہ ہو اگر اس نے ماہانہ رپورٹ نہ بھجوائی ہو تو اپنے سامنے رپورٹ تیار کروا کر بھجوائی جائے آئندہ سے قائدین اضلاع کے وہی دورے مرکز کے نزدیک دورے شمار ہوں گے۔ جن کی رپورٹیں موصول ہوں۔ ورنہ دورہ ہی شمار نہیں ہو گا۔

یہ نہایت اہم امر ہے۔ جب تک مرکز سے منضبط رابطہ نہ ہو اور مرکز کو مجالس کی کارکردگی کا علم نہ ہوتا رہے پوری طرح ترقی نہیں ہو سکتی۔ امید ہے قائدین اضلاع اور قائدین مقامی اس طرف توجہ دیں گے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس

تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۳ جون بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۸ جون بروز ہفتہ تک ربوہ میں جاری رہے گی۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کلاس کے لئے ابھی سے خدام کو تیار کریں ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور تشریف لائے نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور پوری طرح دلچسپی لے اور واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام بھی سرانجام دے سکے ـــــ ایسے خدام جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اپنے امتحان سے فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں۔ یہ امر خاص طور پر نوٹ فرمالیں کہ کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم کے علاوہ تین کا پیال اور نصاب سے متعلقہ کتب اپنے ہمراہ ضرور لائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت /۱۹۰ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

اعلانات نکاح!

مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب احمدیہ ہال حیدر آباد میں سیدہ بشریٰ مہدی بنت سید مہدی حسین صاحب مرحوم کا نکاح چوہدری منصور غازی ابن چوہدری فیروز احمد صاحب کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

(برکات احمد ذبیح جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد)

۲- مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۶ء کو میرے بیٹے عزیزم محمد صادق صاحب کا نکاح عزیزہ شمیم اقبال صاحبہ بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سکنہ ہاتھیاں ضلع مردان سے مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ فقط

(فردوس خان احمدی سکنہ زیارت تحصیل چارسدہ۔ ضلع پشاور)

کیا آپ جانتے ہیں!

— کہ —

پاکستان کے ہزاروں رسائل و اخبارات میں سے کون سا واحد رسالہ ہے جسے امریکہ اور انگلستان کے بڑے بڑے دانشوروں پر مشتمل ایک بورڈ نے دنیا کے تین صد ممتاز ترین رسائل میں سے ایک قرار دیا ہے

"ریویو آف ریلیجنز" ربوہ

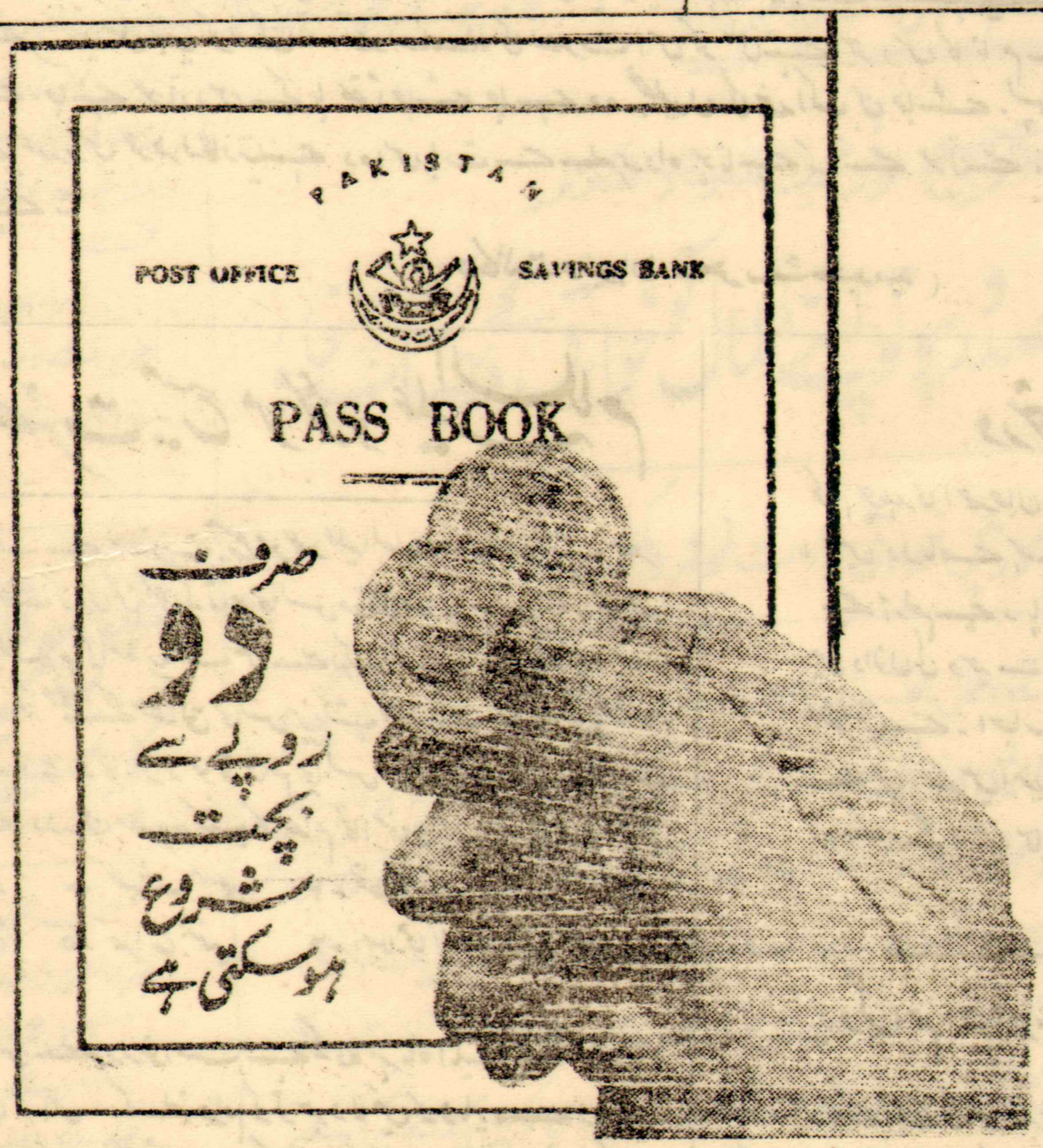

پاکستان بھر کے کونے کونے میں ۹۰۰۰ سے زائد پوسٹ آفس سیونگ بینک موجود ہیں اپنے قریب ترین ڈاک خانے میں اپنا سیونگ بینک اکاؤنٹ کھولئے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک کی فراہم کردہ سہولتوں میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:-

- صرف دو روپے کی رقم سے حساب کھل سکتا ہے۔
- بعد میں صرف ایک روپے کی رقم بھی جمع کی یا نکالی جا سکتی ہے۔
- آپ کے چیک پوسٹ آفس کے تحت کسی بھی ڈاک خانے سے رقم نکالی جا سکتی ہے۔
- مقامی بینکوں کے چیک بھی جمع کرائے جا سکتے ہیں۔
- جمع شدہ رقم پر ماہانہ بنیاد پر حساب کر کے ۳ فیصد منافع دیا جاتا ہے جس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

D. F. P — Z. A. Syed

درخواست دعا

میرے لڑکے مسمی نسیم انور بی اے کا مورخہ ۲۴/۵/۶۶ کو کوہاٹ میں سروس کمیشن کا انٹرویو ہے۔ اس لئے بزرگان سلسلہ احمدیہ اور دیگر احباب کی خدمت میں عزیز مذکور کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار علی احمد پٹواری نہر
چک ۰، جنوبی ضلع سرگودھا۔

ہمیشہ یاد رکھئے

★ احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے

★ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

★ اسے ہمیشہ یاد رکھئے

(مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بلند پایہ، تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے، سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار!

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"کتنے تھوڑے لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار تھے۔ اور اب تو اور بھی بہت کم رہ گئے ہیں۔ اگر ان کے مرنے سے پہلے پہلے جماعت نے اس کمی کو پورا نہ کیا تو اس نقصان کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا جو جماعت کو پہنچے گا۔ ذرا غور کرو ہمارے سامنے کتنا بڑا کام ہے اور کتنی بڑی کوتاہی ہے جو جماعت سے ہوئی پس اب بھی سنبھلو ..... اور اپنے نفسوں سے دنیا کی محبت کو سرد کر دو اور اپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی۔ تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ وہ لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں۔ پس اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرو اور یہ نہ دیکھو کہ اس کے عوض تمہیں کیا ملتا ہے۔ جو شخص یہ دیکھتا ہے کہ اسے کتنے پیسے ملتے ہیں وہ کبھی خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کو ملتی ہے جو اس کا نام لے کر سمندر میں کود پڑتا ہے۔ چاہے موتی اس کے ہاتھ آجائے چاہے وہ مچھلیوں کی خوراک بن جائے۔ پس مومن کا کام ہے کہ عرفان کے سمندر میں غوطہ لگا دیتا ہے وہ اس بات سے بے پرواہ ہوتا ہے کہ اسے موتی ملتے ہیں یا وہ مچھلیوں کی غذا بنتا ہے۔"

(وکالت دیوان تحریک جدید)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلبا کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان قریباً ختم ہو چکا ہے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں تاکہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شعبہ تعلیم کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب مقرر کی گئی تھیں۔ اور یہ وضاحت کر دی گئی تھی کہ تمام مجالس مقامی طور پر ہر دو ماہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقررہ کتب میں سے ایک کتاب کا خدام کا امتحان لیا کریں۔ امید ہے اس لائحہ عمل کے مطابق مجالس میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اگر نہ ہو تو تمام مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے دوران مقررہ کتب کا خدام کا امتحان لیں کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ اسلام اور جہاد ۲۔ چشمہ مسیحی ۳۔ تحفہ غزنویہ
۴۔ مسیح ہندوستان میں ۵۔ سراج منیر ۶۔ اسلامی اصول کی فلاسفی
۷۔ ایام الصلح۔

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ ایک ایک کتاب کا امتحان مقامی طور پر لیں۔ اس کے لئے خدام کو توجہ دلائیں کہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں نیز اس کتاب کا درس بھی مجلس میں شروع کریں۔ امتحان لینے کے بعد اس کا ذکر اپنی ماہانہ رپورٹ میں بھی کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید کے وعدے جلد ارسال فرمائیں

جن جماعتوں نے اب تک وقف جدید سال رواں کے وعدے ارسال نہیں فرمائے ان کو دفتر سے باقاعدہ یاد دہانیوں کے خطوط بھجوائے جا رہے ہیں۔ جماعت کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں۔ اور اپنی جماعتوں کے وعدے اور چندہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے ایک ایسے چوکیدار کی ضرورت ہے جو مالی کا کام بھی کر سکے۔ چوکیدار کو دفتر میں ہی رہنا ہوگا۔ ضرورت مند دوست اپنی درخواست لے کر خود ملیں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں دو ماہ سے ہسپتال میں داخل ہوں۔ اور اب تقریباً ۹۰ فیصدی مجھے آرام ہے۔ پاؤں کے زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ لیکن مونہہ اور حلق میں دانوں کی وجہ سے تکلیف اور کھانے پینے میں تنگی ہے جو باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت پہلے بھی اس عاجز کے لئے دعائیں فرماتے رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب بھی احباب مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ میں بیماری کے دوران احباب کے لئے دعا کرتا ہوں"

(خاکسار احمد جان راولپنڈی)

پروگرام قیادت ایثار کی توجہ طلب شق

سالانہ ہدایات کی شق نمبر ۳ میں ہر مجلس سے توقع کی گئی ہے کہ وہ ملفہ یا محلہ وار ذمہ دار انصار کی ڈیوٹیاں لگا کر انتظام کرے گی کہ وہ روزانہ پھر کر اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ مقامی جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہو کہ بوجہ غربت اسے فاقہ کرنا پڑے امید ہے مجالس اس طرف غیر معمولی توجہ مبذول فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گی۔ نیز ماہوار رپورٹ میں اس سلسلہ میں مساعی کا خصوصیت سے ذکر فرمائیں اور مقامی طور پر اس اہتمام کا ریکارڈ بھی رکھیں

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول

حضور اتنی دعائیں کریں کہ بس مجسم دعا بن جائیں اور ساتھ ہی غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی قربانیوں کو نقطۂ عروج پر پہنچا دیں تاکہ اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر ہمیں ہماری نہ کوئی میں ہی یہ دن دکھا دے کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آگیا ہے حضور کا یہ معرکۃ الآراء خطبہ کسی قریبی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴